السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورت کا کپڑے کے دکانداروں اوردرزیوں سے گفتگو کرنے کا کیا حکم ہے؟اس کے ساتھ ساتھ یہ امید کی جاتی ہے کہ عورتوں کوچند نصیحتی کلمات سے نوازہ جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کا دکاندار سےفتنے کے بغیر ضرورت کے مطابق گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔عورتیں مردوں سے ضرورتوں اوران معاملات میں گفتگو کرلیا کرتی تھیں ضرورت کے دائرے میں رہتے ہوئے لیکن جب اس میں ہنسی، مسکراہٹ اورنرمی ونزاکت اورفتنے میں بتلا کرنے والی آواز کی ملاوٹ ہوتویہ حرام اورناجائزہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نےاپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کوکہا تھا:

فَلا تَخضَعنَ بِالقَولِ فَيَطمَعَ الَّذى فى قَلبِهِ مَرَضٌ وَقُلنَ قَولًا مَعروفًا ﴿٣٢﴾... سورة الاحزاب

"بات کرنے میں نرمی نہ کروکہ جس کے دل میں بیماری ہے طمع کربیٹھے،اوروہ بات کہوجواچھی ہو۔"

قول معروف"سے مراد ہے کہ جسے لوگ اچھا سمجھیں اور ضرورت کے مطابق ہولیکن جب اس سے زیادہ ہویا وہ اس کے سامنےاپنے چہرے، کہنیوں اور ہتھیلیوں کو ننگا کریں تو یہ تمام حرام اوربرے کام ہیں،اورفتنے کے" اسباب اورزنامیں واقع ہونے کے ذرائع میں سے ہیں۔

لہذااللہ سے ڈرنے والی مسلمان عورت پرلازمی ہے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیارکرے اور بیگانے مردوں سے ایسی گفتگونہ کرے جوان کوامید میں بتلا کرے اوران کے دلوں کوفتنوں میں ڈال دے،اسکا ذمہ ہے وہ اس کام سے پرہیز کرے۔اورجب وہ دکان یا ایسی جگہ جانا چاہے جہاں مرد ہوں وہ اسلامی عادات سے آراستہ ہواور پردہ اختیار کرلے اورجب وہ مردوں سے گفتگو کرنا چاہے توان سے ایسی اچھی گفتگو کرے جس میں فتنہ اورکوئی خطرہ نہ ہو(فضیلة الشیخ صالح الفوزان)

ھذا ما عندي والله اعلم بالصواب

عورتوں کےلیے صرف

صفحہ نمبر633

محدث فتویٰ